



# اپیل

برادران ملت، السلام علیکم

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پلس پولیوہم بڑی خوبی سے کامیابی کے مراحل طے کر رہی ہے، جس کے لئے علماء کرام، مساجد کے ائمہ حضرات، اہل ایمان ڈاکٹر و سائنسدان اور دانشوران قوم سبھی کا اہم کردار رہا ہے۔ بچوں کی فلاح و صحت مندر مستقبل کے لئے چلائی جا رہی اس مہم کی ہم پر زور تائید و حمایت کرتے ہیں۔ کیونکہ اب یہ بات مکمل طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ اس دواء میں کوئی ایسا عنصر شامل نہیں ہے جو بچوں کو نامرد بناتا ہو یا کوئی دیگر بیماری پیدا کرتا ہو۔ اس ضمن میں ہم نے خود اہل ایمان ڈاکٹروں اور سائنسدانوں سے رجوع کیا اور پولیو ڈراپ سے متعلق حقائق جانے اور انکو شرعی نکتہ نگاہ سے جانچا پرکھا۔ اب ہم پورے وثوق سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ پولیو کے متعلق اکثر رسائل و جرائد میں چھاپے جانے والے شکوک و شبہات غیر ضروری اور غیر مستند ہیں۔ صحت کی حفاظت شرعاً ضروری ہے، لہذا اس دواء کو پلانے سے قطعاً پرہیز نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ تمام سے ہماری درخواست ہے کہ پولیو کی دواء سے متعلق کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں اور بڑھ چڑھ کر اس پروگرام میں شامل ہوں، جیسا کہ ہم اپنے بچوں کو یہ دواء پابندی سے پلاتے ہیں۔ یہ ہمارے بچوں کی صحت و خوشحال مستقبل کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپکو اس کار خیر میں کامیاب کرے۔ آمین!

حجت محمد شمس

قاری شوکت علی، جمعیت علماء ہند

خالدرت سید زنگی علی

مولانا خالد رشید فرنگی علی، مسلم پرسنل لا بورڈ

محمد اصر

مولانا محمد احمد، جماعت اسلامی ہند

دین

مولانا عبد اللہ مفتی، آل انڈیا ملی کاؤنسل

محمد سعید

مولانا کتب صادق، مسلم پرسنل لا بورڈ

محمد سعید

مولانا بلالین علی عثمانی، ملی کاؤنسل

محمد سعید

مولانا بلالین علی عثمانی، ملی کاؤنسل

مفتی اعجاز علی

مولانا بلالین علی عثمانی، ملی کاؤنسل

محمد سعید

ڈاکٹر محمد اکرم، جامعہ تھردو

محمد سعید

ڈاکٹر منگھورا احمد، جامعہ تھردو

محمد سعید

ڈاکٹر فرزانہ بیگ، ملی گڑھ مسلم یونیورسٹی

محمد سعید

ڈاکٹر جنید حارث، جامعہ ملیہ اسلامیہ

# ورکشاپ کے شرکاء

- |                                   |  |
|-----------------------------------|--|
| مولانا عبداللہ جاوید صاحب         | (وقف دارالعلوم دیوبند)   |
| علامہ مفتی یاسین اختر مصباحی صاحب | (نائب صدر، آل انڈیا مسلم پرسنل لاکانفرنس)                              |
| پروفیسر اختر الواسع صاحب          | (صدر، ڈاکٹر ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ) |
| جناب مفتی فہیم اختر ندوی صاحب     | (فقہ اکادمی دہلی)  |
| پروفیسر اختر صدیقی صاحب           | (ڈائریکٹر اکادمک اسٹاف کالج، جامعہ ملیہ اسلامیہ)                       |
| ڈاکٹر مشکور احمد صاحب             | (صدر، شعبہ حفظانِ صحت، جامعہ ہمدرد)                                    |
| پروفیسر سید محمد عزیز الدین صاحب  | (شعبہ تاریخ، جامعہ ملیہ اسلامیہ)                                       |
| ڈاکٹر نجم خلیق صاحب               | (میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)                                  |
| ڈاکٹر وہاب الدین علوی صاحب        | (شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ)  |
| ڈاکٹر محمد اکرم صاحب              | (شعبہ حفظانِ صحت جامعہ ہمدرد)  |
| ڈاکٹر زبیر مینائی صاحب            | (پروجیکٹ ڈائریکٹر)   |
| ڈاکٹر غازی شاہ نواز صاحب          | (ایسوسی ایٹ کوارڈینیٹر پروجیکٹ)  |
| ڈاکٹر شاہد علی صاحب               | (شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ)                               |
| جناب جنید حارث صاحب               | (شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ)                               |
| ڈاکٹر شیمہ علیم صاحبہ             | (شعبہ نفسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ)                                      |
| ڈاکٹر محمد تعظیم صاحب             | (استاد تاریخ، جامعہ سینٹر سیکنڈری اسکول)                               |
| جناب سید عارف اختر نقوی صاحب      | (ماس کمیونٹی کیشن ریسرچ سینٹر جامعہ ملیہ اسلامیہ)                      |
| جناب محمد اعظم شبلی صاحب          | (ایسوسی ایٹ کوارڈینیٹر پروجیکٹ)  |
| جناب محمد یوسف صاحب               | (پروجیکٹ ایسوسی ایٹ)   |

جواب: ہاں! بالکل پلا سکتے ہیں۔ بلکہ بیماری کی حالت میں اکثر بچہ کمزور ہوتا ہے اور ایسی حالت میں پولیو ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے بیمار بچے کو پولیو کی خوراک ضرور پلوائیں۔ البتہ بہت تیز بخار یہ خسرہ میں احتیاطاً ایک دو دن رک کر خوراک پلائی جاسکتی ہے۔

سوال: بچہ کی کوئی دوا چل رہی ہے، کیا اسکے ساتھ پولیو کی دوا پلا سکتے ہیں؟

جواب: پولیو کی خوراک کسی بھی دوا سے مل کر نہ تو نقصان کرتی ہے اور نہ ہی اسکے اثر کو کم کرتی ہے۔ یہ خوراک کسی بھی بیماری کے علاج کے دوران دی جاسکتی ہے۔

سوال: دوسری بیماریاں جیسے ملیریا، خسرہ، وغیرہ سے بھی بچوں کی موتیں واقع ہوتی ہیں لیکن پولیو پر ہی اتنا زور کیوں دیا جاتا ہے؟

جواب: پولیو ان بیماریوں میں سے ایک ہے جسے نہ صرف قابو میں کیا جاسکتا ہے بلکہ پوری طرح ختم بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے پاس اس بیماری کو ختم کرنے کی تکنیکی صلاحیت موجود ہے۔ اس لیے پولیو پر اتنا زور دیا جا رہا ہے۔ دوسری بیماریوں کا علاج اور روک تھام بھی موجود ہے لیکن فی الحال انھیں جڑ سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: پولیو کی خوراک جن اجزاء سے تیار کی جاتی ہے کیا ان کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے؟

جواب: ہندوستان میں حکومت ہند کی اجازت سے تیار ہونے والی کسی بھی دوا کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کو تیار کرنے میں استعمال ہونے والی اجزاء ترکیبی کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ ڈرگ کنٹرول ایکٹ (ادویات کنٹرول قانون) کے تحت ہر دوا پر اس کے اجزائے ترکیبی لکھنا لازمی ہے۔ پولیو کی خوراک کے لئے استعمال ہونے والی دوا کی شیشی پر ترکیب درج ہے جس کو آسانی سے پڑھا اور دیکھا جاسکتا ہے۔

سوال: ایک افواہ اکثر گشت کرتی ہے کہ پولیو کی خوراک کا تعلق نامردگی سے ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟

جواب: یہ افواہ جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ اس دوا کا نامردگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دنیا بھر میں جس میں سری لنکا، نیپال، پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش اور عرب ممالک شامل ہیں بچوں کو یہی پولیو کی خوراک پلائی گئی ہے۔ آج تک کسی کو بھی کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ ہمارے ملک میں پولیو کی خوراک ہر مذہب ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی کے بچوں کو پلائی جاتی ہے۔

سوال: میرا بچہ بیمار ہے کیا اس حال میں دوا پلا سکتے ہیں؟

## چند حقائق

سوال: پولیو کیا ہے؟

جواب: پولیو ایک پھیلنے والا وہ مرض ہے جو خاص طور پر پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں ہوتا ہے۔ یہ بیماری بچہ کے کسی بھی عضو کو زندگی بھر کے لیے کمزور کر دیتی ہے۔ پولیو ایک لاعلاج مرض ہے۔ بچاؤ ہی اس بیماری کو روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ پولیو سے بچاؤ کے لیے پولیو کی خوراک ہر بار ہر راؤنڈ میں اپنے اور اپنے متعلقین کے پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو ضرور پلائیں۔

سوال: پولیو کی خوراک بار بار کیوں پلائی جا رہی ہے؟

جواب: بار بار اور ایک ساتھ پلانے سے بچوں میں مشترکہ طور پر اس بیماری سے لڑنے کی قوت بڑھتی ہے اور پولیو کے جراثیم کو بچے کے جسم میں پھیلنے کی جگہ نہیں ملتی یہی ایک طریقہ ہے جس سے پولیو کا خاتمہ پوری طرح ہو سکے گا۔

سوال: کیا پولیو کی خوراک بچوں کے لیے پوری طرح محفوظ ہے؟

جواب: پولیو کی خوراک سے بچوں کو کسی بھی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر پولیو کی خوراک پلانے کے فوراً بعد کسی بھی طرح کی تکلیف ہو تو یہ محض اتفاق ہے ہو سکتا ہے کہ پہلے سے ہی بچے میں کوئی بیماری گھر کر چکی ہوگی جس کا ہمیں یا آپ کو پتہ نہیں۔

سوال: کیا پولیو کی دوا اثر دار ہے؟

جواب: جی ہاں، بالکل اثر دار ہے۔ پہلے یہ بیماری پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ مگر آج یہ کچھ گنے چنے صوبوں کے چند اضلاع میں ہی سمٹ کر رہ گئی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے پوری دنیا کے بہت سے ملکوں سے پولیو کا خاتمہ کیا جا چکا ہے۔

محلہ اور گاؤں کے سبھی پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو دوا پلوائیں۔

☆ اگر کوئی رکاوٹ / منع کرتا ہے تو اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں صحت کی اہمیت کو اجاگر کریں۔

اس طرح ہم اس مہم میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے بندوں اور رسول خدا کی اُمت کو پولیو جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ خلوص نیت سے کئے گئے کام کا اجر ضرور دیتا ہے۔

پر ہوتے ہیں۔ سبھی مل کر مہم کا خاکہ تیار کرتے ہیں اور اس کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ ہم ان نمائندوں سے مل کر کے اس میں اپنی ذمہ داری نبھاسکتے ہیں۔ ہم اپنے علاقہ میں مہم کو کامیاب بنانے کے لیے مندرجہ ذیل کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔

☆ پولیو کی دوا پلانے کی اہمیت و فائدہ بیان کریں۔

☆ علماء حضرات روز نماز کے بعد اور خاص طور پر جمعہ کے دن خطبات میں نمازیوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صحت کی ضرورت سے آگاہ کریں۔ اکثر علماء گشت کے لیے نکلتے ہیں اس دوران بھی دوا پلانے کی یاد دہانی کرائی جائے۔

☆ علاقے کے ڈاکٹروں حکیموں اساتذہ، دانشوروں اور نوجوانوں سے مدد لیں۔

☆ این۔ آئی۔ ڈی۔ کے موقع پر ٹیم کے تیسرے شخص کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے اپنے آپ یا اپنے علاقے کے محنتی و مخلص فرد کی نشاندہی کر لیں۔ بوتھ کی جگہ کا چناؤ کرنے میں بی ٹی ایف کی مدد کریں۔

☆ بوتھ کا افتتاح علاقے کے کسی عالم یا امام سے کرائیں۔

☆ مسجد سے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بستی میں اعلانات کرائیں۔

☆ نوجوانوں کو گاؤں میں بھیج کر بچوں کے والدین کو بچوں کو دوا پلانے کے لیے بلائیں۔

☆ بوتھ پر دوا پلانے کا کام مکمل ہونے کے بعد مسجد سے یہ اعلان کریں کہ اگلے کچھ دنوں

تک گھر گھر جا کر ٹیم دوا پلائے گی۔ لہذا جو بچے چھوٹ گئے ہیں ان کو دوا ضرور

پلائیں۔

☆ این آئی ڈی والے دنوں میں شام کو بلاک سطح پر ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں

پورے دن کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اس میں شرکت ضرور کریں۔ جب این

آئی ڈی کے اگلے دن ٹیم گھر گھر جا کر دوا پلائے تو اس کے ساتھ ساتھ چل کر اپنے

## باب ہفتم

# مہم میں شرکت و مدد

اگر ہم اپنے گاؤں یا محلہ سے پولیو کے جراثیم کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس مہم کا حصہ بنیں۔ اور جانیں کہ ضلع سے لے کر ہمارے گاؤں اور محلہ تک مہم کس طرح کام کرتی ہے اور ہم اس میں کہاں کہاں اپنی مدد دے سکتے ہیں۔

ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ٹاسک فورس (ڈی ٹی ایف) بنی ہوتی ہے جس کا سربراہ ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) ہوتا ہے۔ چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او)، ڈسٹرکٹ ایجو نائزیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر، سروپلینس میڈیکل آفیسر جیسے حکام کے علاوہ تعلیم، فلاح و بہبود، مالیات محکموں کے ضلعی سطح کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ساتھ بی ڈی او، میڈیکل کالجوں کے نمائندے اور مذہبی و عوامی شخصیات اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ڈی ٹی ایف پولیو کی دوا پلانے والے قومی دن (این آئی ڈی) کی تیاریوں کا خاکہ تیار کرتی ہے اور اس دن جو کامیابیاں ملتی ہیں اور مشکلات پیش آتی ہیں ان پر غور و خوض کرتی ہے۔ اسی طرح بلاک کی سطح پر ٹاسک فورس ہوتی ہے اس کو بی ٹی ایف کہتے ہیں۔ اس کا سربراہ بلاک ڈولپمنٹ آفیسر (بی ڈی او) ہوتا ہے۔ بی ٹی ایف کا کام زیادہ تر وہی ہے جو ضلع سطح پر ڈی ٹی ایف انجام دیتی ہے بس یہ بلاک سطح پر اپنا کام کرتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مہم کو کامیاب بنانے کے لیے مختلف تنظیمیں بھی حکومت کو اپنی مدد دے رہی ہیں۔ خاص طور پر اقوام متحدہ کی دو تنظیمیں یونیسف (بچوں کے فلاحی تنظیم) اور ڈبلیو ایچ او (عالمی صحت کی تنظیم) بھی ہندوستان میں سرگرم ہے۔ عوامی بہبود کا کام کرنے والی سماجی تنظیم روٹری انٹرنیشنل بھی اس میں شامل ہے۔ ان سبھی تنظیموں کے نمائندے ضلع، بلاک اور گاؤں کی سطح



ارادہ کیا جائے۔

۶۔ ادارے کے سکریٹری نے مہم کو باقاعدہ چلانے کے لیے اعلیٰ درجہ کے ماہرین صحت کی تنظیم بنانے کی اپیل کی تاکہ پولیو کے خاتمہ کے آخری حالات سے نپٹا جاسکے۔

۷۔ اس کانفرنس میں اس بات کا بھی فیصلہ کیا گیا کہ سبھی ممالک مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کی سرپرستی میں لوگوں سے اپیل کریں اور مہم چلا کر ایک ایسا ماحول بنائیں جس میں ہر ماں و باپ بنا کسی جھجک کے پولیو کی خوراک اپنے بچوں کو پلا سکیں تاکہ پولیو کے اختتام کا تاریخی مقصد حاصل کیا جاسکے۔

او۔ آئی۔ سی کی وزراء خارجہ کونسل کی اڑتیسویں اجلاس میں پولیو ایک اہم موضوع رہا۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے اجلاس کی ایک قرارداد میں ممبر ممالک کے ذریعہ کی گئی کوششوں کی سرانجام دہی اور پولیو، ایڈز و لیبریا سے متاثرہ ممبر ممالک سے ان خطرناک بیماریوں کے خاتمہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے لئے درخواست کی گئی نیز ممبر ممالک سے اس کے لئے فنڈ فراہمی میں دریا دلی سے مالی تعاون دینے کے لئے اپیل بھی کی گئی۔ دس ممبر ممالک میں ہو رہی پولیو وائرس کی واپسی پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔

۲۲/۲۳ جنوری ۲۰۱۱ء کو جدہ میں او۔ آئی۔ سی کے جنرل سکریٹریٹ میں منعقد ہونے والی صحت سے متعلق اسٹیرنگ کمیٹی کی تیسری میٹنگ میں او۔ آئی۔ سی کے جنرل سکریٹری نے محسوس کیا کہ متعدی بیماریوں کا سامنا کرنے میں پیش رفت ہوئی ہے اور اس میں کمی درج کی گئی ہے خاص طور سے پولیو کی بیماری جو ممبر ممالک کے لئے تشویشناک مسائل میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ دیا کہ پولیو کے تعلق سے انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکادمی سے جاری کئے گئے فتویٰ کی وجہ سے بچوں کی ٹیکہ کاری میں مذہبی رہنماؤں کا مزید تعاون حاصل ہوا ہے اور مستقبل میں بھی اس سے اس بیماری کے خاتمہ میں مزید مدد ملے گی۔

میڈیکل آفیسر  
ڈاکٹر نتاشہ احمد

سکریٹری  
تنظیم اسلامی کانفرنس

ان سارے اعداد و شمار کے مد نظر ہم سبھی کو پولیو کے خاتمہ کے لیے چلائی جا رہی مہم میں شرکت کرنی چاہیے۔ پولیو کی دوا پلانے والے قومی دن میں اپنے محلہ اپنے گاؤں کے سبھی پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کی دوا ضرور پلوانی چاہئے۔

پولیو کے خاتمے کے لیے اسلامی ممالک کے اداروں کے ذریعہ تجویز

منظور:

پولیو کے خاتمے کے لیے 57 اسلامک ممالک کے ادارے (او۔ آئی۔ سی۔) نے اپنی 12 سے 15 جون کو ملیشیا کی کیپٹل کو الالپور میں منعقدہ دسویں کانفرنس میں پولیو کے خاتمہ کے بارے میں تجویز منظور کرتے ہوئے سیاسی، مذہبی اور مالی یکجہتی کی اپیل کی اور یہ بھی اپیل کی کہ مسلم ممالک کے لوگ غلط فہمیوں سے دور رہیں اور پولیو کے خاتمہ میں اپنا پورا تعاون دیں۔ اس کانفرنس میں مذہبی رہنماؤں اور اقوام متحدہ (یو۔ این۔ او۔) کے بیچ تال میل بنانے کی اپیل کی گئی اور مندرجہ ذیل باتوں پر تجاویز منظور کی گئیں۔

۱۔ سبھی اسلامی ممالک پولیو کے خاتمہ کے لیے پورے طور پر تیار رہیں۔ پولیو کا خاتمہ اسلامی ممالک کے ادارے کی ضرورتوں میں اول نمبر پر ہے۔ اسکو جڑ سے ختم کرنے کے لئے سبھی اسلامی ممالک پوری دل جوئی سے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی قسم کھائیں۔

۲۔ او۔ آئی۔ سی۔ کے سکرٹری نے اسلامک ڈیولپمنٹ بینک سے اس نیک کام میں معاشی امداد کرنے کو کہا اور تمام ممالک سے مالی امداد کی اپیل کی تاکہ پولیو کو جڑ سے ختم کیا جا سکے۔

۳۔ تین اسلامی ممالک۔ پاکستان، افغانستان اور نائجر یا جہاں ابھی بھی پولیو کا خاتمہ ممکن نہیں ہو پایا ہے، وہاں پُر زور کوشش کی جائیگی۔

۴۔ سبھی او۔ آئی۔ سی۔ ممالک سے کہا گیا ہے کہ پولیو کی خوراک پوری طرح محفوظ اور حلال ہے۔ اسے بنا خوف و خطر کے پلایا جانا چاہئے۔

۵۔ یہ تبھی ممکن ہو پائے گا جب سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر اسکے خاتمہ کا پکا

جاتا ہے۔ اب ہم اس پوری مہم کے نتائج پر نظر ڈالتے ہیں۔ وہ اس طرح ہیں:

1988 میں دنیا بھر میں 3,50,000 (تین لاکھ پچاس ہزار) بچے 125 ممالک

میں پولیو سے متاثر ہوئے۔ اس کے بعد سے لگاتار کی جانے والی کوششوں کے نتیجے میں گزشتہ

برسوں کے دوران لگاتار کمی آتی جا رہی ہے۔ سال 2003 میں ہندوستان کے 87 اضلاع

میں 225 بچے متاثر ہوئے۔ 2004 میں 43 اضلاع میں 134 بچے اور 2005 میں 35

اضلاع میں 66 بچے پولیو کا شکار ہوئے۔ 2006 میں 114 اضلاع میں 660 بچے متاثر

ہو چکے ہیں۔ 2007 میں 99 اضلاع میں 872 بچے متاثر ہوئے۔ افسوس کی بات یہ رہی

ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ تعداد میں بچے ہمارے ملک میں پولیو کا شکار ہوتے رہے

ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ رہی ہے کہ 2007 میں متاثرہ 872 بچوں میں سے

اتر پردیش کے 341 بچے شامل تھے۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ حکومت، آپ اور تمام

معاویین کی بھرپور کوششوں، سخت محنت اور باہمی تعاون سے اس بیماری کو کافی حد تک قابو میں کر

لیا گیا ہے۔ ان کوششوں کے نتیجے میں اتر پردیش میں نومبر 2009 سے پی۔1 اور اپریل

2010 سے پی۔3 کا ایک بھی کیس سامنے نہیں آیا ہے جو قابل تعریف ہے۔ ضرورت اس بات

کی ہے کہ ان کوششوں کو آگے بھی جاری رکھا جائے اور اس بیماری کو واپس نہ آنے دیا جائے تاکہ

ہمارے بچے اس بیماری سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں۔

جن ممالک میں پولیو کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے ان میں سعودی عربیہ، ملیشیا، ایران،

عراق، انڈونیشیا جیسے ممالک شامل ہیں۔ ان تمام ممالک میں پولیو سے نجات پانے کی دوا اور

طریقہ ایک ہی ہے۔ آج کل ہندوستان اور پاکستان جیسے ملکوں میں یہی دوا پلائی جا رہی ہے۔

آئیے! اب ہم اور ایک چوکاٹنے والی حقیقت کی جانب نظر ڈالیں پورے ملک میں

سال 2003 کے بعد سے پولیو کے شکار ہوئے کل بچوں میں 65 فیصد بچے مسلمان گھرانوں

کے ہیں۔

زیادہ دیر تک رہے گی تو چوکور خانہ کا سفید رنگ کم ہونا شروع ہو جائیگا اور اگر یہ سفید رنگ اس قدر کم ہو جائے کہ اس کی سفیدی بالکل ختم ہو جائے تو سمجھئے کہ اب دوا کارگر نہیں رہی۔ ایسی صورت میں فوراً سپروائزر کو اطلاع دی جاتی ہے اور دوسری دوا کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

بچوں کو دو اپلانے کے بعد ان کی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر روشنائی سے نشانی لگا دی جاتی ہے۔ یہ عمل بالکل اسی طرح ہے جیسا الیکشن میں ووٹ ڈالنے کے بعد ووٹر کی انگلی پر نشان لگا دیا جاتا ہے۔ بچے کی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر نشان لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ناخون اور کھال پر روشنائی کا نشان لگے اور روشنائی کو اپنے سامنے خشک کرا کر بچے کو واپس بھیجا جاتا ہے۔ جس سے کہ نشان بعد میں ختم نہ ہو جائے۔

### گھر گھر جا کر دوا پلانا:

جن گھروں میں سبھی بچے پولیو کی دوا پی لیتے ہیں ان گھروں پر انگریزی زبان کا حرف P (پی) لکھ دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس دن کی تاریخ لکھ دی جاتی ہے۔ اس نشان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس گھر میں پانچ برس سے کم عمر کے سبھی بچے دوا پی چکے ہیں۔ اس میں وہ بچے بھی شامل ہوں گے جو بطور مہمان اس گھر میں آئے ہوئے ہیں۔ یا پھر اس P کے نشان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس گھر میں پانچ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ نہیں ہے۔

بعض گھروں میں پانچ برس سے کم عمر کے بچے دوا پینے سے چھوٹ جاتے ہیں۔ دوانہ پینے کی وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے جیسے وہ گھر پر نہیں ہیں، اسکول یا بازار گئے ہیں یا پھر اپنے رشتہ داروں کے یہاں باہر گئے ہوئے ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دوا پلانے سے انکار کر دیا گیا ہو یا پھر گھر بند ہو۔ ان سبھی صورتوں میں گھر پر X (ایکس) کا نشان اور اس دن کی تاریخ لکھ دی جاتی ہے۔

اب ہم سمجھ سکتے ہیں کہ پولیو کیا ہوتا ہے پولیو کی دوا کیا ہوتی ہے اور اس کو کیسے پلایا

پولیو کی دوا پلانے کے قومی دن پر سب سے اہم کام یہ ہوتا ہے کہ بچوں کو دوا پلانے کے لیے الگ-الگ جگہوں پر بوتھ (مرکز) قائم کیے جاتے ہیں۔ ایک بوتھ پر تین اشخاص پر مشتمل ٹیم ہوتی ہے۔ ایک شخص دوا پلاتا ہے دوسرا دوا پینے والے بچوں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ اور تیسرا شخص مقامی ساتھی ہوتا ہے جو محلہ یا گاؤں میں جا جا کر گھروں سے بچوں کو بوتھ پر دوا پلانے کے لیے بھیجتا ہے۔

ٹیم کے پاس معقول مقدار میں دوا ہوتی ہے۔ دوا شیشیوں میں ہوتی ہے۔ شیشیوں کو ایک ڈبہ میں رکھا جاتا ہے جس میں برف بھری ہوتی ہے۔ برف اس لیے ہوتی ہے کہ دوا کا درجہ حرارت کم رہے۔ ٹیم کے پاس ایک رجسٹر ہوتا ہے جس میں جن بچوں کو دوا پلائی جا چکی ہے ان کا شمار درج ہوتا ہے۔ ٹیم کے پاس گھروں پر نشان لگانے کے لیے سیاہی بھی ہوتی ہے اور جن بچوں نے دوا پی لی ہے ان کی انگلی پر نشان لگانے کی روشنائی ہوتی ہے۔ ہاتھ سے بنایا ہوا نقشہ بھی ہوتا ہے۔

اکثر لوگ سوال کرتے ہیں کہ بچہ کو دوا پلائی پھر بھی پولیو ہو گیا۔ بچہ کو دوا پلانے سے پہلے اگر پولیو کے جراثیم بچہ کی آنتوں میں پہنچ گئے ہیں تو دوا کے ذریعہ دئے جانے والے دوستانہ جراثیم اپنا کام نہیں کر پاتے ہیں اور لقوہ کا اثر ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ دوا کے رنگ پر بھی سوال اٹھاتے ہیں جبکہ دوا کسی بھی رنگ کی ہو وہ اپنا پورا کام کرتی ہے۔ رنگ سے دوا کے اثر دار ہونے یا نہ ہونے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اگر دوا کا درجہ حرارت زیادہ ہو جائے تو دوا کے بے اثر ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس دوا کو برف میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ درجہ حرارت کے اثر کو پہچاننے کے لیے بہت ہی آسان طریقہ ہے۔ شیشی پر ایک گول دائرہ بنا ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک چوکور خانہ ہوتا ہے۔ ان دونوں کے رنگ الگ الگ ہوتے ہیں۔ چوکور خانہ سفید رنگ کا ہوتا ہے اور گول دائرہ ہلکے سیلیٹی رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے دوا زیادہ درجہ حرارت میں

آئیے جانیں پولیو کی دوا کس طرح کام کرتی ہے۔ بچہ کو جو پولیو سے حفاظت کے لئے دوا پلائی جاتی ہے اس میں دوستانہ موافق جراثیم ہوتے ہیں۔ دوا پینے کے بعد یہ جراثیم بچوں کی آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہ دوستانہ موافق جراثیم اپنی تعداد میں تیزی سے اضافہ کر لیتے ہیں۔ دوا سے حاصل کیے گئے جراثیم باہر سے آئے اپنے ان دشمنوں کو اضافہ نہیں کرنے دیتے۔ بعد میں دشمن جراثیم بغیر اپنے اندر اضافہ ہوئے باہر نکل جاتے ہیں۔ کھلی فضا میں دشمن جراثیم 72 گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہ پاتے۔ اس طرح ان کی تعداد کم ہوتی چلی جاتی ہے دشمن جراثیم صرف اور صرف اپنا اضافہ بچوں کی آنتوں میں رہ کر ہی کر پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس وقت تک چھوٹے بچوں کو دوا پلاتے ہیں جب تک ہمارے آس پاس دشمن جراثیم موجود ہیں ایک بار ان کا مکمل خاتمہ ہو جائے تو پھر ان کو دوا پلانے کی کبھی ضرورت نہیں ہوگی۔ نہ ہی آئندہ آنے والی نسلوں کو۔

ان تمام باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اس وبائی مرض سے نجات پانے کی حکمت عملی تیار کی گئی ہے۔ سبھی پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو بار بار اور لگاتار پولیو کی دوا پلائی جائے۔ اس کے لیے قومی و صوبائی سطح پر ایک دن مقرر کر کے سبھی بچوں کو ایک ساتھ دوا پلائی جاتی ہے۔ اس مخصوص دن کو پولیو کی دوا پلانے کا قومی دن (این آئی ڈی) کہتے ہیں۔ اس دن کوشش کی جاتی ہے کہ ہر بچہ کو پولیو کی دوا پلا دی جائے جس سے کہ دشمن جراثیم ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ اگر کسی وجہ سے بچے اس دن دوا پینے سے چھوٹ جاتے ہیں تو اگلے دو تین دنوں تک گھر گھر جا کر دوا پلائی جاتی ہے۔ یوں تو کوشش یہ کی جاتی ہے کہ پولیو کی دوا پلانے کے قومی دن (این آئی ڈی) سبھی پانچ برس سے کم عمر کے بچے دوا پی لیں مگر ایسے علاقوں اور صوبوں میں بار بار یعنی چار سے چھ ہفتوں کے وقفہ سے دوا پلانے کا کام کیا جاتا ہے جہاں پولیو کے جراثیم کا خطرہ زیادہ اور مستقل موجود ہے۔

دوا پلانے کا مرکز (بوٹھ):

## باب ششم وبائی امراض

تندرستی اور صحت اللہ تعالیٰ کا انمول تحفہ ہے۔ اس کے رکھ رکھاؤ میں ہمیں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے۔ بعض امراض ایسے ہوتے ہیں جو ہم کو دوسروں سے لگ جاتے ہیں اور ان کی زیادتی ایک وبائی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ ہم بڑے پیمانہ پر ایسے اقدامات کریں جس سے وبائی مرض اور اس کے جراثیم پر قابو پایا جاسکے۔

### پولیو:

آج کل ہمارے علاقے میں پولیو کے جراثیم کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پولیو کے جراثیم زیادہ تر پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ یہ جراثیم پانی اور کھانے میں مل کر بچے کے منہ کے ذریعہ پیٹ تک پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں وہ آنتوں میں رہ کر اپنے اندر بہت تیزی سے اضافہ کرتے ہیں۔ اور جب بچہ پاخانہ کرتا ہے تو اس کے ذریعہ باہر آ جاتے ہیں اور پھر فضا میں مل جاتے ہیں۔ ہمارے گاؤں کے علاقوں میں اکثر بچوں کو گھر کے آس پاس کھلی جگہ پر پاخانہ کرتے دیکھا جاسکتا ہے اسی وجہ سے یہ جراثیم رہائشی علاقے میں پھیل جاتے ہیں اور دوسرے بچوں کے لیے خطرہ بن جاتے ہیں۔

پولیو بچوں کو مستقل طور پر اپانچ کر سکتا ہے۔ پانچ برس تک کے بچوں کو اس کا سب سے زیادہ خطرہ رہتا ہے۔ اس کا واحد علاج اس سے بچاؤ ہے۔ ایک بار بچہ پولیو کی گرفت میں آجائے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بچہ ہمیشہ کے لئے اپانچ و معذور ہو جاتا ہے۔ ہم بچوں کو پہلے سے دوا پلا کر محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

آئیے ہم سب مل کر عہد کریں کہ ہم اپنے بچوں کی صحت تعلیم و تربیت کی طرف پوری  
توجہ دیں گے تاکہ وہ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند معاشرہ میں زندگی گزار سکیں اور آنے والے  
دور میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مدد کر سکیں۔



## باب پنجم

# اچھے سماج کے لیے مسلمان کی ذمہ داری

صحت کی اہمیت اس کی حفاظت، مرض کا علاج اور خصوصاً بچوں کی صحت سے متعلق اسلام کی واضح اور روشن ہدایات کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اچھے سماج کی بنیاد صحت مند لوگوں پر منحصر ہے۔ اسلام اپنے ہر ماننے والے کو خود اپنے لیے اپنے سماج کے لیے اور پوری انسانیت کے لیے مفید اور نفع بخش بنانا چاہتا ہے، ہر اچھے اور نیک کام میں آگے بڑھنا رسول کی شان رہی ہے اور اس کی ہدایت دیتے ہوئے کہا گیا کہ سب سے اچھا انسان وہ ہے جو انسانوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔

قرآن نے ہر نیکی اور بھلائی کے کام میں حصہ لینے کا حکم دیا ہے (مانندہ: ۲) اور حدیث میں کہا گیا کہ جب تک انسان اپنے کسی بھائی کی مدد میں رہتا ہے اس وقت تک اللہ اس کی مدد میں رہتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر، ۱۸۵۳)۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو مومن لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بڑا اجر رکھتا ہے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور ان کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا۔ (ابن ماجہ، کتاب المغن، ۴۰۲۲)

ہم سب کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے تمام انسانوں کے لیے سراپا رحمت تھے۔ (انبیاء: ۱۰۷) آئیے! ہم ان کے ماننے والے ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پورے سماج کے لیے خیر و رحمت بنیں۔ صحت مند معاشرہ کی تعمیر اسلام کا بنیادی اصول ہے اور ہر دور میں صحت مند معاشرہ بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ فرد، خاندان، قوم اور ملکوں کی ترقی کا دار و مدار صحت مند معاشرہ پر ہے۔ اور ہر معاشرہ کی کرن بچے ہی ہیں۔

رکھنا ضروری ہے کہ حمل کے دوران دواؤں کا استعمال صرف ڈاکٹر کے مشورہ سے ہی کریں۔  
 حمل کے دوران ماں کو ٹیٹنس کے ٹیکے ضرور لگانے چاہئے جس سے کہ اس کو اور آنے  
 والی اولاد کو ٹیٹنس سے بچایا جاسکے۔ اس کے لئے ماں کو ٹیٹنس کے دو ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔  
 اگر حاملہ کو ٹیٹنس کا ٹیکہ نہ لگوا جائے اور ٹیٹنس کے جراثیم اس کے جسم میں داخل ہو جائیں  
 تو اس کی زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

### حاملہ ماں کے لئے ٹیٹنس کے ٹیکوں کا چارٹ

ٹیٹنس کا پہلا ٹیکہ : حمل کا پتہ چلتے ہی۔  
 دوسرا ٹیکہ : پہلی خوراک کے ایک مہینہ بعد اور ولادت کی معینہ  
 تاریخ سے دو ہفتہ پہلے اس سے دیر نہیں ہونی چاہئے۔

ان ٹیکوں سے بچے زندگی کے شروعاتی ہفتوں میں محفوظ رہتے ہیں۔ ٹیکہ لگاتے وقت  
 ہر فرد کے لیے نئی یا اُبال کر صاف کی گئی سوئی یا سرنج استعمال کی جانی چاہئے کئی لوگوں کو یہاں تک  
 کہ ایک ہی خاندان کے سبھی افراد کو ایک ہی سرنج یا سوئی سے ٹیکہ لگانے سے بیماریاں پھیل سکتی  
 ہیں۔

☆ عورت کا وزن ۳۸ کلو سے کم ہے۔

## حاملہ ماں کے لئے خطرے:

☆ وزن نہ بڑھ رہا ہو۔ (حمل کے دوران کم از کم ۹ کلو وزن بڑھنا چاہئے)

☆ خون کی کمی ہو۔ (انیمیا کی شکایت)

☆ ہاتھ، پاؤں اور منہ پر بہت زیادہ سوجن ہو۔

☆ رحم میں پل رہا بچہ کم یا بالکل نہیں گھومتا ہو۔

## حاملہ ماں کے لئے وہ خطرات جن کے لئے فوراً مدد درکار ہوگی:

☆ دوران حمل خون کا آنا یا ولادت کے بعد بہت زیادہ خون کا بہنا۔

☆ شدید سردی یا پیٹ میں چھین۔

☆ شدید یا لگا تار لٹی آنا۔

☆ تیز بخار۔

☆ وضع حمل کی لمبی مدت۔ (نومہینوں سے زیادہ کا حمل)

☆ ہیجان یا بچپنی کی کیفیت۔

حاملہ ماں کو دودھ، پھل، سبزیاں، گوشت، مچھلی، انڈے، دالیں اور پھلیاں غذا کے

طور پر رکھنا چاہیے۔ یہ غذا حاملہ کے لئے محفوظ ہے۔ اگر اس غذا کا استعمال کیا جائے تو ماں اپنے

آپ کو تندرست محسوس کریگی اور اس کے جسم میں وٹامن اے اور فولاد کی کمی نہیں ہوگی۔ حمل کے

دوران آئرن کی گولیاں بھی لینی چاہئے۔

بچے کے جسمانی اور ذہنی فروغ کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ حاملہ ماں

گٹکھ، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، شراب اور کسی بھی طرح کی نشہ آور چیزوں کا استعمال بالکل نہ

کرے۔ اس کا اثر اس کی اپنی صحت اور پیدا ہونے والی اولاد کی صحت پر بہت مضر ہوگا۔ یہ یاد

## باب چہارم

# زچہ کی دیکھ بھال

بچہ کی صحت کا تعلق سیدھا ماں کی صحت اور جسمانی حالت سے ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ ماں کی صحت پر دوران حمل سے ہی توجہ دی جائے۔ اس دوران کوئی بھی پیچیدگی ہو سکتی ہے۔ ان پیچیدگیوں کا ہم پہلے سے اندازہ نہیں لگا سکتے۔ پہلی بار ماں بننے والی عورتوں کو دوران کی ہونے والی اولاد کو تو خطرہ اور زیادہ رہتا ہے۔ لہذا حمل کے دوران عورت کو کم سے کم چار بار ڈاکٹر سے اپنا معائنہ کرانا چاہئے۔ ڈاکٹر کے پاس جانا اگر ممکن نہیں ہے تو یہ ضروری ہے کہ تربیت یافتہ دائی سے پہلے ہی مشورہ کر لیا جائے۔ گھر والوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ قریب ترین اسپتال کون سا ہے جہاں پر کسی بھی پیچیدگی کے ہونے پر حاملہ کو لے جایا جاسکتا ہو اور کچھ رقم کا پہلے سے ہی بندوبست کر کے رکھنا چاہئے۔ گھر والوں کو اگر محسوس ہوتا ہے کہ ولادت میں کچھ دشواریاں آسکتی ہیں تو کسی زچہ اسپتال میں ولادت کرانے کا انتظام کریں۔

ان خدشات کے بارے میں سبھی کو جاننا چاہئے جن میں عورت کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ خدشوں کو سمجھ کر ہی آگے آنے والی مشکلوں سے بچا جاسکتا ہے۔

## ان عورتوں کو ماں بننے میں بعض خطرات ہیں اگر:

- ☆ لڑکی کی عمر ۱۸ سال سے کم یا عورت کی عمر ۳۵ برس سے زیادہ ہے۔
- ☆ عورت کے چار یا اس سے زیادہ بچے ہیں۔
- ☆ پہلے کبھی وقت سے پہلے ولادت ہوئی ہے۔
- ☆ عورت کو آپریشن کے ذریعہ اولاد ہوئی ہے۔
- ☆ دو بچوں کی ولادت کے درمیان فاصلہ دو برس سے کم ہے۔

دودھ پلانا چاہئے تاکہ بچہ پوری مقدار میں ماں کا دودھ پیتا رہے۔ بچہ کی خوراک میں چھلی، پکائی اور مسلی ہوئی سبزیاں، اناج دالیں اور پھل، کچھ مقدار میں تیل، مچھلی انڈا مرغ، گوشت یا دودھ دہی اور مکھن دیا جانا چاہئے تاکہ بچے کو وٹامن اور پروٹین پوری مقدار میں مل سکے۔

## باب سوم

# بچے کے لئے ماں کے دودھ کی اہمیت

نوزائیدہ بچے کو ماں کا دودھ فوراً پلانا شروع کر دینا چاہئے۔ ماں کے پستان سے نکلنے والا پہلا پیلا گاڑھا دودھ (کولوسٹرام) بچے کو نمونیہ، الٹی، دست اور دوسری بیماریوں سے حفاظت کرتا ہے۔ بچہ جب تک اپنی ماں کا دودھ پیتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: ماں اپنے بچوں کو پورے دو سال اپنا دودھ پلائے۔ (سورہ، بقرہ ۳۳۲)۔ ماں کا دودھ پینے والے بچے دوسرے بچوں کے مقابلہ میں کم بیمار پڑتے ہیں۔ اگر سبھی بچے پہلے چھ مہینوں میں صرف ماں کا دودھ پیئیں تو ہر سال لاکھوں بچوں کی زندگی کو محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔ بچے کو پہلے چھ مہینوں میں صرف ماں کا دودھ دینا چاہئے اس سے اس کے کھانے پینے کی ساری ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ (چھ مہینے کے بعد بچہ کو ماں کے دودھ کے ساتھ دوسری چیزیں کھلا پلا سکتے ہیں)

بار بار دودھ پلانے سے ماں کے دودھ میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دو سال اور اس کے بعد بھی ماں کو دودھ پلاتے رہنا چاہئے۔ ماں کا دودھ بچہ آسانی سے ہضم کر لیتا ہے اس سے اس کی بڑھت اور فروغ آسانی سے ہوتا ہے۔ وہ بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ 24 گھنٹے کے دوران کم سے کم 12 بار ماں اپنے بچہ کو دودھ ضرور پلائے۔ ایک بار میں بچہ کو کم سے کم 15 منٹ تک ماں کا دودھ پینا چاہئے۔

ماں کا دودھ بچوں کو طاقت، پروٹین اور وٹامن اے اور فولاد جیسے دوسرے مقوی اجزاء کافی تعداد میں دیتا ہے۔

چھ مہینوں سے لے کر ایک سال کی عمر تک بچہ کو دوسری چیزیں کھلانے سے پہلے ماں کا

لگایا جاتا ہے۔

سبھی بچوں کو پولیو کی خوراک ضرور پلائی جانی چاہئے کہیں بھی ہوں۔ پولیو ہونے کی وجہ سے بچے کے ہاتھ پاؤں بے جان ہو جاتے ہیں جس سے حرکت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بچوں کو خسرہ کے ٹیکے لگنے چاہئے کیونکہ خسرہ کی وجہ سے بچہ لاغر ہو جاتا ہے دماغی کمزوری آ جاتی ہے سننے اور دیکھنے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ خسرہ کی وجہ سے بچے کی موت بھی ہو سکتی ہے۔

اگر یہ ٹیکہ نہیں لگایا گیا اور بچہ کو زخم ہو جاتا ہے تو اس میں ٹینس کے جراثیم پیدا ہو سکتے ہیں جو بچے کے لیے نہایت خطرناک ہیں۔ اسی ٹیکہ سے کالی کھانسی اور گلا گھونٹو جیسے مرض سے بچے کو بچایا جاسکتا ہے۔

وٹامن اے بچے کو رتوندھی سے بچاتا ہے اور بیماریوں سے لڑنے کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے۔

والدین عام طور پر اگر بچہ کو بخار، سردی، زکام، دست یا کوئی دوسری بیماری ہوتی ہے تو ٹیکے نہیں لگواتے ہیں۔ حالانکہ معمولی طور پر بیمار بچہ کو ٹیکہ لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چاہئے۔

اگر بچے کو ٹیکے نہیں لگے ہیں تو اسے خسرہ، کالی کھانسی اور دوسری جان لیوا بیماریاں لگنے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے۔ ان بیماریوں کے بعد بچے جانے والے بچے کمزور رہتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی بڑھوتری اچھی نہ ہو یا وہ ہمیشہ کے لیے اپنا بچ ہو جائیں اور ان کی موت بھی ہو سکتی ہے۔

ٹیکے اگر صحیح عمر میں یا اس کے ایک دم آس پاس لگوائے جائیں تب ہی ان کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے بچوں کو ٹیکے پورے لگوانا ضروری ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ ٹیکے اثر نہ دیکھائیں۔ اگر کسی بچے کو کسی وجہ سے پہلے سال میں سبھی ٹیکے نہ لگوائے جاسکے ہوں تو اسے جلد از جلد سبھی ٹیکے لگوا دینا ضروری ہے۔

## ٹیکوں کا چارٹ

| ٹیکے کا نام        | عمر                 |
|--------------------|---------------------|
| بی سی جی اور پولیو | پیدائش کے فوراً بعد |
| ڈی پی ٹی اور پولیو | چھ ہفتے             |
| ڈی پی ٹی اور پولیو | دس ہفتے             |
| ڈی پی ٹی اور پولیو | چودہ ہفتے           |
| خسرہ + وٹامن اے    | ۹ مہینے             |

بچوں کو ایک سال پورا ہونے کے بعد بوسٹر خوراک دی جاتی ہے۔ یہ خوراک بچوں کی اور اچھی طرح حفاظت کرتی ہے۔

بی سی جی کا ٹیکہ بچے کو ٹی بی سے بچاتا ہے۔ یہ ٹیکہ بچے کی پیدائش کے ایک ماہ کے اندر۔ اندر لگ جانا چاہئے۔

ڈی پی ٹی کا ٹیکہ بچے کو تین بیماریوں کالی کھانسی، گلا گھونٹا اور ٹیٹنس سے بچاؤ کے لئے



## باب دوم

# چھ جان لیوا بیماریوں سے بچوں کی حفاظت

والدین کی ذمہ داری میں بچوں کی صحت اور عمدہ تعلیم و تربیت سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ بغیر صحت کے نہ تعلیم ہو سکتی ہے اور نہ ہی تربیت اور اگر والدین کی لاپرواہی کے نتیجہ میں بچوں کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے یا وہ اپنا بچ ہو جاتے ہیں تو اس کے بارے میں والدین ہی جواب دہ ہوں گے۔ اپنا بچ بچے خود اپنے لئے اپنے والدین کے لئے اور پھر سماج کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آئیں گے۔

ہر سال لاکھوں بچے ایسی بیماریوں سے مر جاتے ہیں جنہیں آسانی سے موجود ٹیکے لگا کر روکا جاسکتا ہے۔ جن بچوں کو ٹیکے لگ جاتے ہیں وہ ان خطرناک بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ یہ ٹیکے بچوں کو تپ دق (ٹی بی) گلا گھونٹو، کالی کھانسی، ٹیٹنس، خسرہ اور پولیو سے محفوظ رکھتے ہیں بچے کو یہ ٹیکے انجکشن سے لگائے جاتے ہیں یا ان کی خوراک منہ سے پلائی جاتی ہے۔ ٹیکے بچوں کے جسم میں بیماریوں سے لڑنے کی قوت میں اضافہ کرتے ہیں۔ ٹیکے تب ہی اثر دیکھاتے ہیں جب وہ بیماری ہونے سے پہلے لگوائے جائیں جس بچے کو ٹیکے نہیں لگے ہیں اس کے بیمار پڑنے، ہمیشہ کے لیے اپنا بچ ہو جانے، اس کے مر جانے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے۔

سبھی والدین کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ بچے کو ٹیکے کیوں، کب، کہاں اور کتنی بار لگوانے چاہیے اور اگر بچہ معمولی طور پر بیمار ہے یا کمزور ہے تو بھی اسے ٹیکے لگوانے چاہئے۔

ہر بچے کی زندگی کا پہلا سال بہت اہم ہوتا ہے اس کو پہلے سال میں ہی کئی طرح کے ٹیکے لگوانے چاہئے۔ گھنی آبادی والی تنگ بستوں میں بیماری تیزی سے پھیل سکتی ہے ایسی تنگ جگہوں میں رہ رہے سبھی بچوں کو بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے ضرور لگوائے جانے

## بچوں سے متعلق والدین کی ذمہ داری:

بچے نا سمجھ ہوتے ہیں وہ اپنی بہتری اور برائی کی پہچان نہیں رکھتے۔ اس لیے ان کو بہتری اور برائی کی پہچان کرانے کی ذمہ داری ان کے والدین پر عائد ہوتی ہے۔ اسلام نے علم پر بھی اتنا ہی زور دیا ہے اس لیے کہ بغیر علم کے انسان اپنے بچوں کی صحیح نشوونما اور تربیت نہیں کر سکتا۔ والدین کی لاعلمی اور غفلت بچوں کو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ نے بچوں کی پرورش، تربیت اور بہتری کے لیے مختلف انداز سے توجہ دلائی ہے۔ ایک حدیث میں رسولؐ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (بخاری، کتاب الاحکام، حدیث ۶۶۰۵)

اللہ نے پیدا کی ہے۔ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندوں! علاج کراؤ، اس لیے کہ اللہ نے ہر بیماری کی دوا بھی رکھی ہے سوائے ایک بیماری کے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: وہ کیا ہے، آپؐ نے فرمایا: بڑھاپا۔ (ترمذی، کتاب الطب ۱۹۶۱) یہ بھی فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری کو لگ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفاء ہو جاتی ہے۔ (مسلم، کتاب السلام، حدیث ۴۰۸۴)

بیماریاں کچھ اسباب کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ اچھے اسباب اختیار کیے جائیں اور نقصان پہنچانے والے اسباب سے اپنے کو محفوظ رکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے اور دوسری چیزوں میں کچھ ایسی باتوں کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے جن سے انسان کی صحت بہتر رہ سکتی ہے، لہذا آپؐ نے فرمایا: برتن کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزہ کو ڈاٹ لگا دو، دروازے کو (رات میں) بند کر دو اور چراغ کو (سوتے وقت) بجھا دو۔ (مسلم، کتاب الاشریہ ۳۷۵۵)

اسی طرح کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا، جمائہی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لینے کی ہدایت دی گئی (ترمذی، کتاب الادب، حدیث ۲۶۷۰) اور سوکر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا۔ (بخاری، کتاب الوضوء، حدیث ۵۷)۔ بیماریوں سے بچاؤ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مرض کے جراثیم دوسروں تک نہ پہنچیں۔ اس سلسلہ میں رسول اکرم ﷺ نے ایک اصولی رہنمائی فرمائی ہے کہ جس علاقے میں طاعون کی بیماری ہو وہاں سے کوئی باہر نہ جائے۔ (مسلم، کتاب السلام، حدیث ۴۱۱۳) ایسی ہی ایک ہدایت دیتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی سایہ دار جگہ میں پاخانہ نہ کیا جائے جہاں لوگ بیٹھتے ہیں یا لوگوں کے چلنے اور گزرنے کی جگہ پر پاخانہ نہ کیا جائے۔ (مسلم، کتاب الطہارۃ، حدیث ۳۹۷)

قرآن و حدیث کی ان تعلیمات سے واضح ہے کہ پہلے بیماریوں سے بچاؤ کی تدبیریں کی جائیں۔ ایسے اسباب اور طریقے اپنائے جائیں جن کی وجہ سے بیماری نہ ہو۔

بہتر ہوگا۔ اسلام نے جہاں صحت کی عام ہدایات دی ہیں وہیں بچوں کی صحت اور ان کی بہتر پرورش کرنے کا خاص طور پر حکم دیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ بچوں سے بے انتہا محبت فرماتے اور ان کا خیال رکھتے تھے، آپ نے فرمایا جو ہمارے چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے نہ پیش آئے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔  
(ابوداؤد، کتاب الادب، حدیث ۴۲۹۲)

بچوں کی بہتر صحت اور علاج کے لیے بھی آپ نے رہنمائی فرمائی۔ ایک موقع پر آپ نے بچوں کا تکلیف دہ طریقہ سے علاج ہوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: بچوں کو اس طرح تکلیف نہ دو۔ (بخاری، کتاب الطب، ۵۲۶۳) پھر آپ نے بہتر طریقے سے علاج کرنے کا مشورہ دیا۔

قرآن کریم کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو دو سال تک دودھ پلائیں (سورہ بقرہ: ۲۳۳)۔ یہ حکم اسی لیے ہے کہ بچوں کی صحت کے بارے میں والدین کی طرف سے کوئی چوک نہ ہو۔

قرآن کریم کی ایک آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ انتہائی گھائے میں ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو ناسمجھی میں اپنی حماقت سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (انعام: ۱۴۰) اسلام کی یہ تعلیمات بتاتی ہیں کہ بچوں کی صحت کی طرف خاص توجہ دی جائے تاکہ وہ صحت مند زندگی گزارنے کے قابل بن سکیں اور آنے والے وقت میں کامیاب زندگی گزار سکیں۔

### بیماریوں سے حفاظت اور ان کا علاج:

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ مرض اور شفا دونوں اللہ کی جانب سے ہیں۔ حضرت ابراہیم کی زبان سے قرآن میں کہلایا گیا: ”جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ ہی مجھے شفا دیتا ہے“ (شعراء: ۸۰)

لیکن اس کے ساتھ ہی اسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا کہ ہر مرض کی دوا بھی

اسلام حکم دیتا ہے کہ صحت کی اس نعمت کی قدر کی جائے، اس کی حفاظت کی جائے اور اس میں لاپرواہی نہ برتی جائے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی صحت کو مرض آنے سے پہلے غنیمت جانو (ترمذی، کتاب الزہد، حدیث ۲۲۵۵)

لہذا صحت کی جانب بے توجہی اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے اور اس کی دی ہوئی امانت میں خیانت ہے۔ صحت کی حفاظت کا سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ مرض سے پہلے ہی اس سے بچاؤ کی تدبیر کی جائے۔ مشہور کہاوت ہے کہ ”احتیاط علاج سے بہتر ہے“۔ اسلام کے بہت سے احکام ایسے ہیں جن سے یہ مقصود ہے کہ مرض سے بچاؤ ہو۔

چنانچہ وضو کے ذریعہ جسم کے کھلے ہوئے حصوں کو دھونے کا حکم ہے، غسل کرنے کی ترغیب ہے، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی ہدایت ہے، صفائی سے جڑے یہ سارے احکام مرض ہونے سے پہلے اس سے حفاظت کرتے ہیں۔

اس طرح کھانے پینے کے بارے میں ایسے طریقے بتائے گئے ہیں جن کی وجہ سے جسم کی صحت اچھی رہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے پانی کو ٹھہر ٹھہر کر پینے کا حکم دیا۔ (ترمذی، کتاب الاثریہ، حدیث ۱۸۰۷) اور بھوک سے کچھ کم کھانے کی تعلیم دی۔ (ترمذی، کتاب الاطعمہ، حدیث ۱۷۲۰)

یہ تعلیمات اور احکام بتاتے ہیں کہ انسان کی اپنی اور سماجی دونوں طرح کی زندگی ایسی ہو جہاں مرض پیدا ہونے کی وجہ باقی نہ رہے، اور انسانی صحت کو بہتر بنائے رکھنے کی تمام ضروری تدبیریں پہلے سے اختیار کی جائیں۔

**بچوں کی صحت:**

بچے قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ بچے جتنے صحت مند ہوں گے، قوم کا مستقبل اتنا ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

## اسلام اور صحت

صحت خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ نیک عمل اور عبادت اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ انسان کا بدن صحت مند نہ رہے۔ اسلامی عبادات میں بندوں کے حق کی ادائیگی، نماز اور حج ایک صحت مند انسان ہی صحیح طور سے ادا کر سکتا ہے۔ لہذا ارکان اسلام کی ادائیگی کے لیے ایک صحت مند جسم کی ضرورت ہے۔ اچھی صحت پر ہی انسان کی خوشگوار زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔ صحت مند انسان اپنے لئے بھی بہتر ہوتا ہے، سماج کے لیے بھی مفید ہوتا ہے اور اللہ رب العالمین کو پسندیدہ ہے۔ اللہ کے احکام کی اچھی طرح ادائیگی وہی انسان کر سکتا ہے جو اچھی صحت رکھتا ہو۔

اسلام میں صحت کی اہمیت :

اسلام نے اپنی تعلیمات میں بار بار صحت کی جانب توجہ دلائی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم پر تمہارے جسم کا حق ہے" (بخاری، کتاب الصوم، حدیث نمبر ۱۸۳۹) اور قرآن کریم میں اللہ نے ہمیں یہ دعا سکھائی کہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما۔" (بقرہ: ۲۰۱)

اسلام اپنے پانے والوں کو صحت مند و توانا دیکھنا چاہتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "قوی اور توانا مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر ہے"۔ (مسلم، کتاب القدر حدیث ۴۸۱۶)

ہلی۔ پولیو کے خاتمہ کی مہم اب آخری مرحلہ پر ہے۔ زیر نظر کتابچہ بعض اضافوں کے ساتھ سات  
ابواب پر مشتمل ہے جس میں بچوں کی صحت کو لاحق دوسرے خطروں کے تدارک اور زچہ کی صحت  
نیز بچوں کے لیے ماں کے دودھ کی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

میڈیکل کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ہمدرد کے ڈاکٹروں کا تعاون اور  
یونیسف، ڈبلیو ایچ او، این پی ایس پی وروٹری انٹرنیشنل کے ماہرین کے تکنیکی صلاح و مشورے  
اس کتابچہ کی تیاری میں شامل رہے۔

فروع صحت سے متعلق پروجیکٹ میں میری سرپرستی اور مدد فرمانے کے لیے میں  
شیخ الجامعہ پروفیسر مشیر الحسن صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے ہر موقع پر ہماری رہنمائی  
کی۔ پروجیکٹ میں شریک اپنے ساتھی محمد اعظم شہلی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں  
نے اپنی کوششوں سے اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچایا۔

## ڈاکٹر زبیر مینائی

پروجیکٹ ڈائریکٹر

"فروع صحت کے لئے عوامی بیداری و تعاون مہم"

## پیش لفظ

جامعہ ملیہ اسلامیہ تعلیم و تدریس کے اپنے مقاصد کو موثر طور پر پورا کرتے ہوئے ملک و قوم سے جڑے دوسرے اہم مسئلوں پر بھی اپنی پہل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسی سلسلہ میں فروغِ صحت کے لیے عوامی بیداری و تعاون مہم کا آغاز 2003 میں کیا گیا جس کا مقصد تھا عوام میں صحت سے متعلق بیداری پیدا کرنا۔ اس مہم کے تحت معاشرہ کے اہم و بااثر اراکین جیسے ڈاکٹرس، حکماء، وکلاء، اساتذہ، ائمہ اور مدرسین کو منظم کر کے صحت کے فروغ سے جڑے مسائل پر غور و خوض کر کے ان کا حل تلاش کیا جائے۔ بچوں کی صحت سے متعلق اقوام متحدہ کے ادارے یونیسف کے ساتھ مل کر اس مہم کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

مہم کے آغاز میں ہی ایک ورکشاپ کا انعقاد جامعہ ملیہ اسلامیہ میں کیا گیا۔ جس میں ملک کے اہم علماء کرام اور دانشوروں نے شرکت کی اور دینی تعلیمات کی روشنی میں کتابچہ ”صحت مند لوگ، صحت مند معاشرہ، روشن مستقبل“ تیار کیا گیا۔ کتابچہ کا مقصد تھا کہ علماء کرام اور ائمہ مساجد کو دینی تعلیمات کی روشنی میں صحت و مرض کے تدارک کے مسئلوں اور حکمت سے واقف کرایا جائے۔ اس کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ یہ حضرات ان چیزوں سے واقف نہیں بلکہ منشا یہ تھی کہ اس موضوع پر قدرے تفصیلی گفتگو کی جائے اور موجودہ حالات کے حوالہ سے ان پر روشنی ڈالی جائے۔ اس کتابچہ کو تیار کرتے وقت یہ بات ذہن نشین تھی کہ ہمارے علماء و ائمہ ہمارے معاشرہ کا اہم جز ہیں۔ یہ دینی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے میں اپنا اہم کردار نبھارہے ہیں۔ کتابچہ کے مطالعہ کے بعد ہمارے ائمہ، مدرسین اور علماء کرام نے قوم میں فروغِ صحت کے لیے بیداری پیدا کرنے کی مہم میں ہمارا بھرپور تعاون کیا۔

عوامی بیداری و تعاون مہم کے ذریعہ پولیو کے جراثیم کے پھیلاؤ پر قابو پانے میں مدد